# منشور محمدی

۱۳۱۰ھ

بنگلور

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم - باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ - توریت بلا توریہ انجیل بہ تنجیل - گویان صفت دیبر مبرور محمدؐ

نمبر ۱۹ | مطبوعہ ۵ رجب المرجب سنہ ۱۳۱۰ ہجری | جلد ۱۹


یہ اخبار عشرہ وار بمضامین تردید مذہب چھپتا ہی قیمت اسکی سالانہ ۵ روپیہ بصیغہ پیشگی بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہیے

## قبول اسلام

(بھوپال مین)

جناب فیض محمد صاحب صوفی تحریر فرماتے ہین - ۲۵ جمادی الآخر سنہ ۱۳۱۰ ہجری کو بعد عصر کے چوک مین جناب مولوی حافظ زین العلما اقبال الدولہ ابو القاسم محمد عبد الرحمان صاحب شایق حسان روم وعظ فرماتے تھے کہ ان کے ہاتھ پر ایک پادری عنایت مسیح مسلمان ہوا نام عبد السلام رکھا گیا - اسی روز مغرب کے وقت ایک شخص ٹھاکر بلدیو سنگھ مع اپنے بیٹے و زوجہ کے مسلمان ہوا نام علی احمد بیٹے کا غنی احمد زوجہ کا زینب رکھا گیا دوسرے روز ۲۶ ماہ مذکور کی صبح کو ایک برہمن انندی لعل لباس اسلام سے مخلع ہوا ابراہیم نام رکھا گیا - ۲۸ کو آریہ سماج کا ایک بڑا جلسہ تھا بعد اختتام جلسہ کے حقانیت دین اسلام پر مولوی صاحب ممدوح نے پر زور لکچر دیا جسکے بارہ مین ۷ برہمنون نے وعدہ کیا ہے کہ ایک ہفتہ مین جواب دینگے یا اسلام قبول کرینگے -

(سکندر پور ضلع مین پوری مین)

جناب مولوی خواجہ سید سرفراز علی صاحب خدیو نقشبندی تحریر فرماتے ہین - دو ہندو میرے ہاتھ پر اسلام لائے جنکے نام عبد الرحمان و عبد الرحیم رکھے گئے اور دو کرستان مسمی سبحان علی و خورم علی معلمان انجیل بھی مشرف باسلام ہوے -

(کراچی مین)

جناب محمد اشرف صاحب مہتمم مدرسہ و منصرم انجمن اسلامیہ کیاماری ضلع کراچی تحریر فرماتے ہین حیدر آباد سندہ کے ہندون کے اسلام قبول کرنیکی خبر تو آپ کے اخبار مین شایع ہو چکی ہے لیکن یہان کراچی مین بھی ایک نوجوان تعلیم یافتہ ہندو قوم ستہ جیٹھ ماہ جمادی الآخر سنہ ۱۳۱۰ ہجری مین مشرف باسلام ہوا نام عبد الغفور رکھا گیا -

# حالات لورپول

جماعت مسلمانان لورپول کی مسز فاطمہ ای کیٹس نے کسطرح اسلام قبول کیا۔

اپنے اسلام قبول کرنے کے حالات کو خود مسز فاطمہ ای کیٹس نے شایع کرایا ہے جسکا ترجمہ ملاحظہ ناظرین کے لئے درج کیا جاتا ہے۔ متعصب عیسائی جنکو یہ زعم باطل ہی کہ اسلام بجبر و اکراہ شایع کیا گیا اور بزور شمشیر پھیلایا گیا اسکو پڑہین اور شرمائین اور خود ہی انصاف کرین کہ جس چیز نے مسز فاطمہ کو اسلام کے قبول کرنے پر مجبور کیا آیا وہ اسلام کی حقانیت اور سچے مذہب کی صداقت کی روشنی تہی یا اور کچہ۔

مسز فاطمہ ای کیٹس لکہتے ہین۔

جب مین قریبًا انیس سال کی ہوی مین نے اکثر زہد و تقوی کی مجالس مین جنکو ٹمپرنس کہا کرتے ہین شامل ہونا شروع کیا۔ ایک موقع پر مین نے لورپول کے کوئیلم صاحب کو "خطبی اور انکے خبط" کے مضمون پر گفتگو کرتے دیکہا۔ مین نے ان کو بڑے پر زور اور دل چسپ طریقہ سے حضرت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات بیان کرتے اور انکے مشکلات کی تفصیل کرتے سنا۔ اسکے قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نسبت بہت سے قصے میرے گوش زد ہو چکے تہے کوئیلم صاحب کو اسکے برخلاف کہتے سنکر مجہے بڑا تعجب ہوا۔ مجلس کے منتشر ہو جانے کے بعد مین نے کوئیلم صاحب سے اسلام کے اور زیادہ حالات بیان کرنیکی درخواست کی۔ کچہ دیر تک انہون نے اسبارہ مین گفتگو کی اور ارکان اسلام کو بیان کیا اور کہا کہ وہ اپنا قرآن مجید میرے مطالعہ کے لئے بڑی خوشی سے دینگے۔ انہون نے صلاح دی کہ مجہے نہ ان کے بیان کو یقین کرنیکی ضرورت ہی نہ کسی اور کے بلکہ اس مقدس کتاب کو پڑہون اور خود فیصلہ کرلون۔ مین نے کوئیلم صاحب کا شکریہ ادا کیا اور کچہ عرصہ کے بعد جب مجہے ترجمہ قرآن مجید ملا تو مین نے بڑے وہیان کے ساتہ اسکو پڑہنا شروع کیا۔

میری مان نے جو ایک بڑی متعصب کرستان عورت ہتی کلام مجید کو پاس دیکہی تو مجہہ سے دریافت کیا کہ مین کونسی کتاب پڑھ رہی ہون مین نے اس سے کہا کہ یہ مسلمانون کی مقدس کتاب ہی۔ تب تو وہ بڑی غضبناک ہوی اور اس کتاب کے پڑہنے پر مجہہ کو ملامت کرکے مجہہ سے مانگی تاکہ جلا دے۔ اسنے بیان کیا کہ ایسے کتابوں کا مکان مین رہنا وہ ہرگز ہرگز گوارا نہین کریگی۔ میتے کتاب دینے سے انکار کیا اور کہا کہ جبتک اسکو پڑھ نہ لونگی کچہ برائی یا بہلائی کی نسبت کوی راے قایم نہ کرسکونگی جب وہ زور اور دباؤ ڈالنے لگی تو مین نے اس کتاب کو جسکو مین عمدہ ترین کتب خیال کرتی ہون (اور جسکو اس نے بری کتاب کا لقب دیا تہا) اپنے حجرے کا دروازہ بند کرکے پڑہنا شروع کیا۔

لوگ مجہہ کو نہایت سخت سزاؤن سے ڈرانے لگے مگر مین نے استقلال کو نہین چہوڑا اور اس خیال سے کہ کہین میری مقدس کتاب ضایع نہ کردی جاے جہان کہین جاتی ساتہ لئے جاتی۔ پھر مین نے کوئیلم صاحب سے جلسون مین شامل کئے جانیکی درخواست کی جسپر وہ

راضی ہو گئے اسوقت لورپول مین صرف دو مسلمان مسٹر
کوئیلم اور مسٹر ہاملٹن تھے ہم تینون قرآن مجید کو ہفتے
مین ایک دفعہ پڑہتے اور اسکی تعلیمات پر گفتگو کرتے
ان جلسون مین شامل ہونا مجہے بڑا مشکل امر تھا کیونکہ
میرا خاندان اور اقربا مجہپر نظر رکہا کرتے اور کبہی وہان
جانے سے روکنے کی غرض سے میرے حجرے مین مجہہ کو
بند بہی کر دیا کرتے میرے اور ان کے درمیان مذہبی
اختلاف کی وجہ سے اول تو ان کو شبہ ہوا کہ مجہے رومن
کتہولک کے طرف جسسے انکو پراٹسٹنٹ ہونے کی وجہ سے
نفرت تھی میلان ہے مگر جب ان کو معلوم ہوا کہ مین اسلام
قبول کرنے پر راغب ہون تو ان کی غصہ و غضب کی
کچہ انتہا نہین تہی اور انہون نے مجہہ کو باز رکہنے کے
لئے ہزار ہا تدبیرین عمل مین لائین میرے خطوط پکڑے
گئے مجہپر مختلف طور سے زجر و توبیخ کی گئی اور مین کامل
پانچ سال اس قسم کے مصائب جہیلا کی۔ جب کوئیلم
صاحب نے اسلام پر لکچر دینا شروع کیا ہم ایک خالی مکان
کے مہاڑی پر مجتمع ہوا کرتے اگرچیکہ پاس پڑوس مین
رہنے والے جمع ہو کر ہم پر ہنسا کرتے۔ ابتدا مین ہم کو
ان مشکلات کا سامنا ہوا کچہ عرصہ کے بعد مسٹر وارڈل
نامی ایک شخص مسلمان ہوا پہر مسٹر اسمتہ اور ان کے
بود و سرے ہم مین شامل ہوے۔ ایک سال کامل تک تو
ساری جماعت مسلمانان مین تین ہی ایک مسلمان عورت
تھی اور اب ہم خدا کے فضل سے چند اور مسلمان عورتون
کو بتا سکتے ہین۔ ہماری چھوٹی مسجد عمدہ طور سے آراستہ
کی گئی ہے اور جو دیکہہ جاہل لوگ ابتک ہمپر کچرا کوڑا پہینکا
کرتے ہین ہم مسلمانون کی تعداد روز بروز ترقی کر رہی ہی
تین سال کے قبل مین اوس شخص سے بیاہی گئی جس سے اسلام
کے قبول کرنے کے آگے مین نے شادی کا وعدہ کیا تہا۔
میری مان کے طرح وہ بہی متعصب عیسائی تہا اور یہ
دونون مجہے مسجد کو جانے سے منع کرتے رہے مگر ان کا کچہ
زور نہین چلا۔ رفتہ رفتہ میرے جوش کو دیکہہ کر اسنے خیال
کیا کہ اسلام مین کچہ نہ کچہ خوبی ضرور ہی اور قرآن شریف
کے ترجمہ کو پڑہنا شروع کیا آخر کار وہ وعظون مین آنا
بہی شروع کیا اور مجہہ کو اب اس بات کے کہنے مین بڑی
خوشی ہے کہ وہ اب مسلمان ہے۔ نو یا دس مہینے کے قبل
میری چہوٹی بہن چند روز تک میرے پاس رہنے آئی وہ
میری طرح کرستانی طور پر پرورش کی گئی تہی چند ہفتہ
میرے ساتہ رہکر ان لکچرون کی سماعت کے لئے جو مسلم
انسٹیٹوٹ مین دئے جاتے ہین اسنے میرے ہمراہ چلنے کا ارادہ
کیا مسٹر کوئیلم کا لکچر اسدن "زمانۂ سلف کے مقتداؤن
کے قصون" پر تہا جسمین مسٹر کوئیلم نے بتایا کہ مذہب اسلام
کے سوا تمام مذہبون مین کسطرح قابل اعتراض باتین
خلط ملط ہو گئے ہین جب ہم مکان کو واپس ہوے تو میری
بہن نے کہا کہ وہ ان بدیہی باتون کو جو سلسلۂ لکچر
مین بیان کئے گئے اچہی طرح ذہن نشین کر لی ہی اور بیان کیا
کہ یہ اُن بعید از فہم وعظون سے جو گرجون مین بیان
کئے جاتے ہین نہایت عمدہ ہی۔ دوسری موقع پر ہی وہ
مسٹر کوئیلم کے لکچر کو سننے انسٹیٹوٹ کو جائینگا ارادہ ظاہر
کی اور بالآخر تقریباً تین ہی مہینون مین وہ بہی نعمۂ
اسلام مین داخل ہو گئی۔

مین یہ بیان کرسکتی ہون کہ دوسرے بہنون نے بہی کسطرح اسلام قبول کیا ہی مگر صرف میرے خاندان کے حالات کے بیان پر مین نے اپنی تحریر کو محدود کرلیا ہی۔

اگر خدا کی مرضی ہوگی تو کسی اور موقع پر یہ بیان کرونگی کہ اسلام انگلنڈ کے عورتون اور بچون مین کسطرح شایع کیا جاسکتا ہے۔

## بقیہ لکچر جناب محمد الگزانڈر رسل وب صاحب جو کلکتہ مین دیا گیا

باین ہمہ مسٹر میکوٹری بڑی فیاض دلی سے کہتا ہی کہ یہ اس قسم کے بے شمار عیسائی پادری بد دیانت نہین ہین وہ صرف موجودہ سلسلہ ونظام اشیا مین خلل انداز ہونے سے نفرت کرتے ہین اور باوجود اسکے یہ بہی جانتے ہین کہ صحت اور ترقی کے واسطے یہ خلل اندازی ضرور ہے اور مجہ کو خوف ہے کہ بعض حالات مین یہ پادری اپنی کفر آمیز رائین اس سبب سے نہین ظاہر کرتے کہ وہ اپنی تنخواہون اور مشاہرون کے کہو جانے سے ڈرتے ہین لیکن اسبات کا پورا یقین ہے کہ اگر عیسوی گرجاؤن کے ہوشیار پادری جو دل مین ایسا ہی اعتقاد رکہتے ہین جیسے کہ ہوورڈ میکوٹری رکہتے ہے ایسے ہی دیانت اور مردانہ اور خود مختار ہون گے جیسے کہ وہ شخص تہا تو عیسائیت ایسے دہڑاکے کے ساتہ زمین پر گریگی جو تمام دنیا کو ہلادیگا مین امید کرتا ہون کہ یہ واقعہ عنقریب ظہور مین آنیوالا ہے لیکن مجہ کو خوف ہی کہ یہ اوسوقت تک نہ واقع ہوگا جب تک کہ ہم کو اور تم کو اس دنیا سے گذرے ہوے ایک مدت نہ گذر جائیگی۔

لیکن ایک پکا عیسائی کہتا ہی کہ "اسکا کیا سبب ہی کہ مشرقی تہذیب مغربی شایستگی سے اسقدر پیچہے ہی"۔ یہ ایک سوال ہے جسکو کہ امریکا اور یورپ کے عیسائی پوچہین گے جب ایک شخص ایک مذہب کے خارجی اور مخفی اطراف کے اختلاف پر غور کرتا ہی تو یہ امر کہ کسی ملک کا مذہب اسکی شایستگی کی تشریح نہین ہی اسپر صاف ظاہر ہوجاتا ہی سچی عیسائیت کسی طرح یورپ یا امریکا کی تہذیب یا شایستگی کا باعث نہین ہے اور نہ دین محمدی یا مذہب بودہ مشرقی تہذیب کی بنیاد دین ہین سچی عیسائیت کی اصلیت پہاڑ پر کے وعظ سے معلوم ہوسکتی ہی ان اصولون کو جو وہان بیان کئے گئے تہے مغربی تہذیب اور زندگی کے اصولون کے ساتہ مقابلہ کرو اور اگر تم سکتے ہو تو تطبیق مطابقت کرو۔

بعض لوگ ہم کو بتاتے ہین کہ دین محمدی انسانی ترقی سے ناموافقت رکہتا ہی۔

ایک عیسائی سٹینلی لین پول اپنی عمدہ تصنیف مین جسکا نام مورس ان اسپین (Moors in Spain) ہی بیان کرتا ہی "تقریبًا آٹھ صدیون تک اپنے مسلمان بادشاہون کے ماتحت ہسپانیہ (اندلس) نے تمام یورپ کے سامنے ایک اور شایستہ ملک کا روشن نمونہ قایم رکہا اوسکے زرخیز صوبے جو اوسکے فاتحین کی محنت اور انجنیر کے ہنر سے دوگونہ بارآور اور ثمر بخش ہوگئے صدہا درجہ زیادہ پہلے اور پہولے گاڈالکویر اور گاڈیانا کی زرخیز وادی مین بے شمار شہر آباد ہوگئے جنکے نام ابتک گذشتہ زمانے کی مٹی ہوی عظمتون کو یاد دلاتے ہین لٹریچر اور

سائنس نے ترقی کی اور ایسی ترقی کی کہ اوسوقت سوائے
وہان کے یورپ مین کہین اسکا نام ہی نہ تھا صرف مسلمانون
کے شہرون مین جو علم کا چشمہ بہہ رہا تہا اس سے پینے
کے واسطے فرانس جرمنی اور انگلستان سے طالب علم
گروہون کے گروہ اکٹھے ہوکر چلے آتے تھے اندلس کے
سرجن اور ڈاکٹر علم کا پیش خیمہ تھے عورتون کو نازک
خیال علوم کے حاصل کرنے کی جرأت دلائی جاتی تہی
اور قرطبہ کے لوگون مین لیڈی ڈاکٹر (حکیم عورتین)
نامعلوم اور نایاب نہین تہین علم ہیئت اور نباتات
تاریخ فلسفہ اور علم اصول قوانین ہسپانیہ سے اور
صرف ہسپانیہ سے سیکہے جاسکتے تھے۔ میدان جنگ کا
علی علم۔ آب پاشی کے عملی طریقے قلعہ بندی اور جہاز
بنانے کے فنون باقیندگی اور کندہ کاری آہنی کامون
کے نہایت پر محنت اور اعلیٰ سے اعلیٰ نمونے وہین
سے پیدا ہوتے تھے ان تمام فنون اور کمہار کے چاک
اور معمار کے کرنے کو مسلمانون ہی نے مکمل کیا تہا جنگ
کے فنون مین بہی وہ عرصہ دراز تک ایسے ہی عدیم
المثال اور فایق رہے جیسے کہ امن کے ہنرون مین
تھے جو چیز کہ ایک سلطنت کو بزرگ اور سرسبز بناتی ہے
اور جو شئی کہ تہذیب اور شایستگی کو پیدا کرتی ہے
اسلامی ہسپانیہ مین موجود تہی ۱۴۹۲ء مین مسلمانون
کی آخری طاقت فرڈی ناند اور ایزبلا کے جنگ
صلیبی کے مقابلے مین مغلوب ہوگئی اور غرناطہ کے
ساتہ ہسپانیہ کی تمام بزرگی خاک مین گئی بیشک
تھوڑے عرصہ تک مسلمانون کی شان و شوکت کا عکس

جسنے آفتاب کی شعاعون کے مانند ایک ملک کو گرم کر رکہا
ایک مستعار روشنی کی طرح ملک کی تاریخ پر پڑتا رہا
ایزبلا چارلس پنجم وغیرہ کے بڑے وقتون مین اوس
طاقتور ملک کے موت کے لمحون کے گرد ایک آخری ہالہ
دکہائی دیا اسکے بعد نفرت اور بربادی اور ریاکاری
کا زمانہ اور وہ تاریکی کی سیاہی شروع ہوگئی جس مین
کہ ہسپانیہ آج تک ڈوبا ہوا ہے اس ملک مین جہان
علم کا آفتاب روشن ہوچکا تہا ہسپانیہ کے ڈاکٹر سوائے
نالایقی اور جہالت کے اور کسی امر مین مشہور نہ ہوئے
نیوٹن اور ہاروے کی تحقیقاتون کی بدنامی کے انہون
نے فتوے دئے کہ وہ مذہب کے واسطے مضر اور خطرناک
ہین جہان کہ کسی وقت مین سترعوام الناس کے عظیم
الشان کتب خانے علما اور طلبا کے دل و دماغ کو روشن
کرتے تھے اور پانچ لاکہ کتابین قرطبہ مین دنیا کے نفع کے
واسطے جمع کی گئی تہین وہان بعد اسکے ایسی بے علمی اور
جہالت کی تاریکی پھیلی کہ نئے دارالخلافہ میڈرڈ مین
اٹھارہوین صدی مین کوئی کتب خانہ نہ تھا اور ہمارے
ہی زمانے مین اسکوریل کے مہیا کئے مسلمانون کے پہلے عالم
مورخ کو اگرچہ وہ خود ہسپانیہ کا رہنے والا تھا دینے سے
انکار کیا گیا سیرل کے سولہ ہزار باقیندگی کے کارخانے
بہت جلد اپنی قدیم تعداد سے پانچوین حصہ تک پہونچگئے
اور ٹالیڈو اور والمیریا کے فنون اور دستکاری کے
کارخانے نیست و نابود ہوگئے یہان تک کہ حمام اور
دوسری عمارات عالیشان اور مفید عمارات عامہ برباد
ہوگئین کیونکہ صفائی کفر تہی ملک مسلمانون کی ہنرمندانہ

آب پاشی سے محروم ہوکر مفلس اور ادبار زدہ ہوگیا نہایت زرخیز اور بارور وادیان خشک اور متروک ہوگئین بہت سے آباد شہر جنسے اندلس کا ہر ایک ضلع معمور تھا تباہی اور بربادی کا شکار ہوگئے علما اور فضلا تجارون اور سوداگرون اور جنگ آور مقدس بہادرون کی جگہ گداگر راہب اور درویش اور لٹیرے ڈاکو ملک مین پیدا ہونے ہسپانیہ اس ذلت کی حالت کو پہونچ گیا جب مسلمانون کو اس نے نکالکر رخصت کردیا ہماری نام نہاد عیسوی تہذیب کا اصل اور جوہر کیا ہی؟ کیا برادرانہ محبت انصاف۔ خیرات انسانیت۔ حلم۔ حصول مسرت اور دوسرون کی بہلائی کے واسطے محنت اور مشقت ہے؟ کیا پہاڑ پر کی تلقین یا گولڈن رول ہی؟ کیا حلیم اور کمزور نظارین کی تعلیم ہمارے عالیشان آراستہ و پیراستہ گرجاؤن اور تنخواہ دار پادریون کی زندگی سے ظاہر ہوتی ہی؟ مین عیسائیون سے پوچھتا ہون کہ وہ اس حال کو ذرا سامنے رکھکر دیکھین اور بتائین کہ حضرت مسیح کی کس قدر عیسائیت ہماری تہذیب مین پائی جاتی ہے تم ہماری سوشل اور پولیٹکل تجارتی پیشہ ور اور میول زندگی مین بادشاہ کے گھر سے لیکر ایک غریب گرجا کے مفلس پادری تک کیا دیکھتے ہو کیا یہ اس امر کی کوشش کرنے مین مصروف ہین کہ اپنے قول اور فعل اور خیالی محبت کرین اور اپنے ہمسایہ کے ساتھ بھی ایسی ہی محبت کرین جیسے کہ اپنے ساتھ کرتے ہین؟ یا یہ ایک وحشیانہ پر شرارت نبرد آزما اور پر فریب جنگ روپیہ اور آرام کے واسطے ہے؟ اور مجنونانہ کوشش بلندی پر پہونچنے کے واسطے اگر راستہ مین ہم سایہ کو قتل کرنیکی ضرورت ہو تو اس سے دریغ نہین کرتے کیا یہ تہذیب اور شایستگی ہے؟ نہین ہرگز نہین نفس پرستی اور بدکاری جس کے مردہ جسم پر سے گذر کر خدا کے سامنے حاضر ہوسکنے کے واسطے جانا چاہئے بنیاد مین رکھی ہوی ہی اور جسکو تمام دنیا کی تہذیب کہتے ہین اوسکی ساخت اور تعمیر مین لگی ہوی ہے اور سچے مذہب کو اس مین کوی جگہ حاصل نہین ہے۔

مطلق برادرانہ محبت مطلق نیکی اور مطلق پاکیزگی ہماری شایستگی اور تہذیب کی بنیاد ہونی چاہئے اور ایسی شایستگی سے انسان کامل پیدا ہوسکتا ہے۔ دین محمدی کے اصول ایسے ہین کہ کوی ہشیار عیسائی بغیر ان مسائل کو ترک کرنے کے جو حضرت مسیح نے تعلیم کئے ہین پورے طور پر اور دل سے اختیار کرسکتا ہی وہ انسانیت کی ایک عام اور عالمگیر برادری کے محرک اور ترغیب دہ اور لافانی صداقت اور سچائی کی روشنی کی راہ نما ہین وہ ان تمام اوصاف کیطرف جو انسان مین پاک مقدس معظم اور بلند ہین ہدایت کرتے ہین اور جو لوگ کہ عاجزی اور ایمانداری کے ساتھ انکی پیروی کرین ان کو یقیناً جنت نصیب ہوگی جس مین کامل آرام کامل امن کامل محبت ہے۔ سرور۔

## تعمیل احکام مذہب

### نمبر ۳

صاحب نور افشان نے اسبات کو برا مانا ہے کہ ہم نے

اپنے عیسائی بھائیون کو مذہب پر چلنے اور اسکے حکمون
پر عمل کرنے کی دوستانہ اور برادرانہ نصیحت کی ہے
ہم افسوس کرتے ہین کہ نورافشان باوجود عیسائی
ملت ہونے کے اور یہ کہ اسکی اشاعت کی غرض بھی
یہی ہے کہ عیسائیون کے عادات اور خیالات کو مذہب
سے موافق بنانے کی کوشش کرے اس دوستانہ نصیحت
کو بُرا مانتا ہے مذہب لا دین کیون آیا اور کیا غرض
رکھتا ہے اگر اسکو صرف ایک نمایشی خیال یا مشغلہ رکھنا
ہے تو پھر اوسکے ماننے کی کیا ضرورت ہے حضرت مسیح
علیہ السلام ارشاد فرماتے ہین کہ جس شخص کے دل
مین ایمان نہ ہوگا وہ کبھی خدا کی بادشاہت مین
داخل نہ ہوگا - ہم نہین جانتے کہ جب مذہب کے حکمون
پر عمل ہی نہین کیا جاتا تو پھر کس طور پر ایمان کی
ڈگری مل سکتی ہے عیسائیون کا بڑا دن ایک بڑا
متبرک دن ہی لیکن اسدن مین ہی عیسائیون کی
حالت مجموعی کا جو نقشہ ہوتا ہے اوسکو شراب خانون
کی حالت اور گرجون کی رونق سے معلوم کیا جا سکتا
ہے شراب خانے تو سارا دن بھرپور رہتے ہین اور
گرجون مین کوی بھی شامت کا مارا عیسائی جاتا ہی
ہان جب کوی بڑا سول یا فوجی افسر گرجا مین جاتا
ہے تو اکثر انگریز ضرور جا شامل ہوتے ہین لیکن ان
وقتون کے سوائے گرجون کو دیکھو تو سوائے چند
لوگون کے اور کوی نظر نہین آتا - محمد دیب صاحب
کے اس بیان کو عیسائیون نے بُرا مانا ہی کہ عیسائی
لوگ گرجون مین صرف نمایشی طور پر جاتے ہین صاحب
موصوف کا یہ بیان واقعی درست اور قابل تسلیم ہے
امریکہ اور انگلنڈ کو رہنے دو یہان کیا رکھا ہے اتوار
کے روز سول اسٹیشون اور چھاؤنیون مین پھر کر
دیکھ لو کہ کتنے یورپین گرجہ مین شامل ہوتے ہین ہم
انکے عدم شمول کو ان کی سستی یا تساہل پر محمول کرتے
مگر غضب تو یہ ہی کہ وہ اپنے نہ شامل ہونے کو وجوہات
سے بیان کرتے ہین - ہم اس بحث کو نہین چھیڑتے کہ
خارجا عیسائی ملت والے اپنے مذہبی حکمون کو نہین
مانتے ہم کہتے ہین باطنی اور قلبی طور پر ان کے دلون
مین عیسائی ملت کے قوانین کا یقین اور ایمان نہین
ہے جسقدر رشد و مدد سے عیسائیون نے ہی عیسائی
ملت پر اعتراض کئے ہین اسقدر غیرون نے نہین کئے
پادری صاحبان غیرون کی طرف تو بائبل مقدس
لئے دوڑے مگر ان کو یہ علم اور یہ خبر نہین کہ ان کی خانگی
دیوارون کے اندر کیا کچھ ہو رہا ہی یورپ مین یہ خرابیان
صرف اسواسطے پیدا ہوی ہین کہ لوگون کے دلون سے
علمی قوتین اٹھ گئی ہین مذہب کو کوئی اثر اور کوئی
قوت حاصل نہین جسطرح فلسفہ یورپ بقول سر ہملٹن
صاحب بہادر کے باورچی خانون مین جا رہا ہے۔
اور اوسکو روحانیات سے کوی واسطہ اور تعلق نہین
رہا اوسی طرح مذہب بھی صرف ظاہری ٹیپ ٹاپ اور
لفظی دائرون مین منحصر اور محدود ہو چکا ہے اخیر عمر
اور عہدہ دارون کے خیال مین مذہبی خدمات کے
واسطے صرف پادری لوگ ہی مخصوص ہین اور دلون
کو اس سے کچھ سروکار نہین رکھنا چاہئے - افسوس کی

درستی اور اصلاح کی دو ہی تجویزین اور دو ہی راستے
تھے ایک مذہب اور دوسرے کسی قدر قوانین فلسفہ
انہین دونون اصولون سے روحانیات کو امداد
ملتی تہی مذہب کا تو یہ حال ہے کہ جو ہم دکہا چکے ہین
اور جو روز روشن کی طرح ظاہر ہے فلسفہ نے ہی یورپ
مین جاکر اور ہی چولہ بدل لیا ہی جب تک یہ فلسفہ
یونان کی حدود مین محدود رہا اور لوگ یونانیون
کے خیالات کی قدر کرتے رہے تب تک اس مین روحانیا
کو دخل رہا لیکن جب یورپ والون نے اس سے مستفید
ہونا چاہا تو اوسکی کایا پلٹ ہوگئی اخلاقی اور روحا
مسائل کو اسی حد تک شامل رکہا گیا کہ جس مین جسمانی
خواہشین پوری ہوتی رہین یا ان کو چشم زخم نہ پہنچے
بیکن وغیرہ نے اخلاقی مسائل پر کہین کہین ضرور
بحث کی ہے لیکن انمین ہی جسمانی امور کو زیادہ تر
ملحوظ رکہا گیا ہے گو وہ عیسائی ملت رکہتا تہا اور
خدا کو ہی مانتا تہا مگر اسکے خیالات ہی کشان کشان
جسمانیات کی طرف ہی زیادہ تر رجوع ہوے ہین اس
کم زوری کا باعث ہی دراصل وہی مذہبی کم زوری
ہے فلسفہ کے اصول اسی وقت تک روحانی امور
اور رموز کو قائم رکہہ سکتے ہین کہ جب مذہب شامل
حال ہو جب مذہب اور دین کو پہلے ہی خیرباد کہہ
چکے ہون تو پھر سوائے اسکے اور کیا ہو سکتا ہے کہ
انسان کے کل خیالات کا رجوع خیالی امور کے طرف
ہی ہو۔ ہلٹن سچ کہتا ہی کہ یورپ کا فلسفہ باورچی
خانون مین چلا گیا۔ بہت کم ایسے فلسفی ہین کہ جنہون
نے روحانیات پر بحث کی ہو اور اگر اسطرف بعضون نے
رجوع بہی کیا تو چونکہ ان کو حقیقتاً مذہب اور ملت
سے کوئی محبت اور اُنس نہ تہا اسواسطے وہ یک لخت
دہریت کی دنیا مین آ بسے انہون نے نہایت کم دلی
اور لاپرواہی سے مذہب کو چہوڑ دیا وہ کیون نہ چہوڑتے
ان کی نظرون اور نگاہون مین کوئی ایسی جماعت
نظر نہ آتی تہی کہ جو عیسائی قوانین کو سچے دل سے مانتے
اور اونپر عمل کرتی ہو۔ گرجون مین وہی پادری جاتے
تہے کہ جنہون نے اسکو اپنی ایک ڈیوٹی سمجہا ہوا تہا
یا جن کو اس طریقہ سے کوئی آمدنی اور امداد کی توقع تہی
عیسائیون نے علی الخصوص ان کے مذہبی لیڈرون
کی یہ سخت غلطی ہے کہ وہ صرف خیالی کفارہ کی خوشی
اور امید پر ناتہ پر ناتہ رکہے بیٹہے ہین ان کو جاگنا اور
ہوشیار رہونا چاہئے وہ اپنی قوم کو کم سے کم اس قدر
تو کہین کہ مذہب بہی کوئی شی ہی مذہب کی بزرگی
اور عظمت انسان اور پیرووں کے دلون مین اسی
وقت بیٹہتی ہے کہ جب اسکے ہدایات اور احکام پر
عمل کیا جاتا ہے اور عمل اسوقت ہوتا ہی کہ جب ان پر
یقین ہوتا ہے چونکہ عیسائی بہائیون کی عملی قوتین
بہت کم ہین اس واسطے ہم کو شک ہی کہ ان کا ملت
مسیحی پر کامل یقین نہین عیسائی صاحبان خفا نہون
مسلمان ہی ان کو عمل کرنا نہین سکہاتے بلکہ بعض
بعض نیک دل یوروپین عیسائی بہی مسلمانون کی
عملی صورتون کو دیکہہ کر اور ان سے حیران اور متاثر
ہوکر عیسائیون کی جماعت کو حیرت بہرے الفاظ اور

غمگین لوگون مین عمل کرنا سکھاتے ہین - مسٹر لے ین ولٹن صاحب بہادر سی آئی ای اڈیٹر پرشین میریکل پلے مصنف کتاب ناف اور دو محمد لکھتے ہین کہ "اسلام کی عجیب رسمین ہین اسلام کی عبادت مین نہایت ہی سختیان اور شدائد ہین دنیا کی تاریخ مین اسلامیون کی عبادت ایک قابل یاد واقعہ یا باب ہے اسلام مسلمانون کو ایسی عبادتون اور زہد و تقوی کا سبق دیتا ہے خواہ محمد کا اصول ایک چھوٹے پیغمبر کا مذہب ہو جیسے کہ بعض کی راے ہی خواہ خدا نے اسکو بذریعہ حقیقی الہام کے یہہ مذہب بخشا ہو جیسے کہ مسلمانون کا یہہ عقیدہ ہے۔ لیکن بہر کیف یہ ایک ایسا مذہب ہے جس نے اپنے ماننے والون اور قوم کے دلون مین ایک نہایت مضبوط جڑ پکڑلی ہے ہم فی الحقیقت دیکھتے ہین کہ حج کی تقریب پر دنیا کی طاقت ور اور بلند رتبہ اشخاص اپنے دنیوی عیش و عشرت اور آرام و آسایش کو چھوڑکر عرب کے پر تکلیف اور خون خوار وادیون اور جنگلون سے گذر کر خدا کی عبادت کرتے ہین - کیا یہ قرآنی تعلیم کی ایک عجیب یادگار نہین ہی - یہہ گرم جوشی اور یہ جوش مذہبی تمام اسلامی دنیا کے حصون مین پایا جاتا ہی اور لاکھون ہی آدمی اسلامی مسائل پر یقین اور اعتقاد رکھتے ہین اور گرم جوشی کے ساتھ پاکیزگی بھی شامل ہے - کیا یہ گرم جوشی اور خلوص اعتقاد موجودہ عیسائیون کی بزدلانہ عبادت کو شرم نہین دلاتا یہ بات قابل اظہار ہے کہ مسلمانون کا اپنے خدا پر بھروسہ اور اعتقاد ایسی زبان یا ایسی کتاب مین ادا کیا گیا ہے جو کتاب (یعنے قرآن) ان مس ٹیک ایبل یعنے بالکل غیر متبدل اور محفوظ ہی دیانت داری اور پرہیزگاری کے اعتبار سے مغرب کے عابدون (یعنے پادری صاحبان و پیروان ملت عیسائی) کو مشرق کے عابدون اور پرستش کنندگان یعنے مسلمانون کی پیروی اور تقلید کرنی چاہئے کیا ہر ایک عابد جبکہ وہ مکہ کی مسجد مین خدا سے مدد مانگتا ہے اور اسکے رحم کی استدعا کرتا ہے کیا یہ اسکی دعا اور یہ اقرار عبودیت آسمان کے گنبد مین نہین گونجتا کیا یہ طریقہ اور یہ عمل عیسائی مذہب کے مذبذب اور دو دلی لوگون کو اس گرم جوشی اور جوش اور مثال کی پیروی کرنے کے لئے صدا نہین دیتا - (یہ صدا مسلمانون کی عبادت سے پیدا ہوتی ہی) ہماری کانشنس یعنے قوت ضمیری یہ ملامت کے لفظ کہتی ہی "تو جا اور اسطرح کر" ناظرین نے مسٹر ولٹن صاحب بہادر کے ان منصفانہ حکمات اور ریمارکس سے معلوم کر لیا ہوگا کہ عیسائیون مین دراصل عمل کرنیکی روح باقی نہین رہی وہ سچا جوش مذہبی اور وہ پاکیزگی اور صداقت جو خدا پرستی کا خاصہ اور لازمہ ہی ان مین نام کو نہین ہم مانتے ہین کہ وہ اس زمانہ مین ایجادون اور جدید اختراعون کے مالک اور صنایع حزو رہین لیکن اگر یہ کہو کہ وہ روحانی خاتم بھی ہین تو یہ جھوٹ ہی مسٹر ولٹن سچ کہتا ہی عیسائیون کی بزدلانہ عبادت کو مسلمانون کی سچی عبادت شرم دلاتی ہی روحانی پاکیزگی کو صرف باتون مین اڑایا جاتا ہی عبادت کو ایک غیر مصرف مشغلہ قرار دیا گیا ہے صرف کفارہ کو نجات کا موجب سمجھا جاتا ہے اور یہ بھی تھوڑے اور معدودے چند کا عقیدہ ہی ورنہ سب کے سب ناستک مت کے پیرو ہین گرجے عمارت مین بلاشک جمکیلے

اور دلکش زمین مگر ان کے اندر جتنے لوگ جاتے ہین وہ سب کے سب طلائی جلدون کے خریدار ہین جو خلوص اور جو خوف خدا عبادتکا لازمی جزو ہی ان مین نام کو نہین پادری صاحبون کو لازم ہی کہ ان نقصون کو دور کرین۔ سلطان احمد۔

## وزیرے چنین شہریارے چنان

(جواب نور افشان نمبر ۲۴ جلد ۲۰)

**قولہ** در ینولا ایک رسالہ الموسوم بہ جہاد دین محمدی کی بنیاد مصنفہ پنڈت لیکرام صاحب آریہ مسافر ممبر آریہ سماج پشاور مطبوعہ رودرش پریس لاہور ممبر اور ریویو موصول دفتر نور افشان ہوا ہے الخ

**اقول** یہ کڑکڑانیوالی اور شکوہ کرنیوالے ہین جو اپنے بُری خواہشون کے موافق چلتے اور اپنے منھ سے بڑا بول بولتے اور نفع کے لئے لوگون کی خوشامد کرتے ہین ۲ پطرس ۲-۱۸ پنڈت صاحب نے اپنے تالیفات مین جسقدر خامہ فرسائی کی ہی وہ بالکل عیسائی بھائیون کی ناتہ پر ناتہ مار رہی ہے کوی نئی بات نہین ہے شاگرد اپنے استاد سے بڑا نہین نہ نوکر اپنے خاوند سے متی ۱۰-۲۴ انکی کتاب کی ناحق کوشش کا آپ ہی سے دیندارون کو اتفاق ہوگا۔ **قولہ** اسقدر کہہ سکتے ہین کہ جو اثبات و دلائل تعلیم جہاد کے بارے مین مصنف صاحب نے لکھے **اقول** اگر آپ منصف مزاج ہوتے تو اتنا اور لکھتے کہ ہمارے عیسائی بھائیون کو جواب الجواب کی جرأت نہ ہوی اور نہ ہو **قولہ** اسمین تو ذرا بھی شک نہین کہ تعلیم جہاد نہ صرف دین محمدی کی بنیاد ہے بلکہ یہی صرف ایک اعلیٰ و اولیٰ ترین ذریعہ اسکی افزایش و ترقی مین باعث کامیابی ہوا ہی **اقول** مگر لالچ اور فریب سے نہین الزام دینا جھوٹا بہت خوف و خطر ہے بے اصل ہی جو بات وہی گوز شتر ہے۔ اور قرآن مجید کا تو یہ حکم ہی

وَلَا تُجَادِلُوا۔ اور نہ جھگڑو۔ اَہْلَ الْکِتَابِ۔ اہل کتاب سے یعنے ان اہل کتاب سے جو تمہارے عہد مین ہین یا جنہون نے جزیہ دینا قبول کیا۔ اِلَّا بِالَّتِیْ ہِیَ اَحْسَنُ مگر اس خصلت کے ساتھ کہ وہ بہتر ہو یعنے وہ بدمزاجی کرین تو اسکے مقابلہ مین تم ان کے ساتھ خوش خلقی کرو وہ غصہ کرین تو تم تحمل کرو اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْہُمْ مگر وہ جنہون نے ظلم کیا انمین سے یعنے جنہون نے عہد توڑ ڈالا یا جزیہ روک لیا اور بعضون نے کہا ہی کہ اہل کتاب مین ظالم وہ ہین جو خدا کے واسطے فرزند ثابت کرتے ہین دیکھو تفسیر قادری جلد دوم صفحہ ۲۲۱۔ یہہ بھی حکم ہی بیبل مقدس کا چنانچہ آگے معلوم ہوگا۔ آپکی تحریر کا جواب آپکے مسیحی بھائیون سے دلوا تا ہون۔ اکثر مسیحیون کا یہ دعوی ہی کہ اسلام کی بنیاد تلوار سے ثابت ہی لیکن اس زمانہ مین ہم کیا دیکھتے ہین کہ بغیر تلوار کے یہ مذہب ملک چین کے چارون طرف ترقی پاتا ہے اور ملک ہند مین اگرچہ جہاد کی صورت مطلق نہین ہوسکتی تاہم بڑے بڑے شہرون مین ہندو لوگون کی قومین محمدی ہوکر اپنی قوم کی بُرائی سے رہائی پاتی ہین اور اہل اسلام کے شریف لوگون کے برابر نام پاتے ہین دیکھو کوکب عیسوی مطبوعہ ۱۷ مئی سنہ ۱۸۷۶ء۔ فرض کیا کہ قول معترض من وجہ صحیح ہی اور یہ بھی تسلیم کیا کہ لاکھا بت پرست اس واسطے قتل کئے گئے کہ انہون نے وجود خدای یکتا کا انکار کیا تاہم تاہم یہ جواب ہوسکتا ہی کہ جس بات کا خدا نے مرتبہ حکم فرمایا وہ بات کسی زمانہ مین ناحق نہین ہوسکتی اور چونکہ عیسائیونکو اس بات کا یقین فرض ہی کہ حق سبحانہ تعالی نے حکم کیا اہل کنعان کو بالکل نیست و نابود کر دو۔ واسطے کہ یہ لوگ بت پرستی کرتے ہین اور بیہودہ

(خدا) نے اس امر کی تکمیل کے لئے یہہ معجزہ بہی ظاہر کیا
کہ آفتاب اور ماہتاب کو کھڑا رکہا کہ یوشع سب
دشمنون کو قتل کر ڈالین لہذا کیہہ لوگ (عیسائی)
منصف ہونگے تو اس بات کا اقرار کرینگے کہ اگر انحضرت
نے بہی اوسی ذریعہ سے اپنے مذہب کو رواج دیا تو
بجا کیا اور کوی الزام آپکے نسبت نہین عاید ہوسکتا
دیکہو مظاہر الحق مصنفہ جان ونپورٹ صاحب صفحہ
۱۹۴ مطبوعہ مطبع حسینی اثنا عشری لکہنؤ سنہ ۱۲۸۶ ہجری
یہ خیال کرنا ایک بہت بڑی غلطی ہے کہ دین محمدی
بزور شمشیر پہیلا اکثرون کی راے ہے کہ سیل صاحب
اس بات مین بخوبی واقفیت رکہتے ہین اور یہہ
نہین خیال کیا جاسکتا کہ ان کو مسلمانون کی کچہ رعایت
بیجا ہو کیونکہ وہ شخص پکا عیسائی تثلیث کا معتقد
تہا اور کیا اوسکا قول ہے مین نے ان وجوہات کو
اس مقام پر نہین دریافت کیا جسسے دین محمدی
کو دنیا مین قبولیت بے مثل حاصل ہوی ہے کیونکہ
وہ لوگ نہایت دہوکہ کہاتے ہین جو خیال کرتے
ہین کہ وہ صرف بزور شمشیر پہیلا ہے دیکہو حمایت الاسلام
ترجمہ کتاب گاڈفری ہنگس صاحب مطبوعہ مطبع صدیقی
بریلی سنہ ۱۸۷۳ء صفحہ ۵۹ و ۶۰ و فقرہ ۱۰۵ و ۱۰۸-
چونکہ ہر ایک بات ویانین گواہون کے منہ سے ثابت
ہوجائیگی ۲ قرنتیون ۱۳-۱- اتنا تو مین بہی کہونگا
کہ اگر مذہب اسلام بزور شمشیر پہیلا ہوتا تو مشن شریف
مین ہندوؤن کا عیسائی کرنا نصیب نہین ہوتا-
اور اگر مشن کی تنخواہ کا سالالچ ہوتا تو پشتینی عیسائی

دائرۂ اسلام مین آجانے سے بے محابہ گفتگو اچہی نہین
اپکی یہ نای ہوا چہی نہین- **قولہ** اور جب تک قرآن
صفحۂ ہستی پر موجود رہیگا ممکن نہین کہ کوی عالم و فاضل
اسلام اپنے کسی تغییر و تفسیر کے پردہ سے اسکو چہپا سکے الخ
**اقول** کیون اس تنکے کو جو تیرے بہائی کے آنکہہ مین ہے
دیکہتا ہے پر اس کا لٹہی پر جو تیری آنکہہ مین ہے نظر
نہین کرتا متی ۷-۳- موسیٰ نے انہین فرمایا اگر تم یہہ کام
کرو اور خداوند کے حضور ہتہیار بند ہوکر لڑنے جاؤ-
اور تم سب ہتہیار باندہ باندہ کر خداوند کے حضور
پردن کے اس پار جاؤ جب تک کہ وہ اپنے دشمنون
کو اپنے سامنے سے دفع نہ کرے- اور وہ زمین خداوند کے
آگے مغلوب ہو تو بعد اسکے جب پہر آؤگے خداوند اور
اسرائیل کے بے گناہ ٹہروگے تب یہہ سرزمین خداوند کے
حضور تمہاری ملکیت ہوگی- پہر اگر تم یون نہ کروگے
تو دیکہو کہ تم خداوند کے گنہگار ہوے اور یقین جانو
کہ تمہارا گناہ تمہین پکڑیگا گنتی ۳۲-۲۰ و ۲۱ و ۲۲ و
۲۳- اور ایضاً ۳۱ باب دیکہو جہاد کرنے سے گناہ معاف
ہوتے ہین- اور جبکہ خداوند نیز اخدا انہین تیرے حوالہ
کرے تو تو انہین مار لیو اور رحم کیجیو نہ تو ان سے کوی
عہد کر لیو اور نہ انپر رحم کر لیو استثنا ۷-۲- اور انہون
نے ان سب کو جو شہر مین تہے کیا مرد کیا عورت کیا جوان
کیا بوڑہا کیا بیل کیا بہیڑ اور گدہا سب کو یک لخت
تہ تیغ کر کے حرم کیا- پہر انہون نے اس شہر کو اس
سب سمیت جو اس مین تہا پہونکدیا مگر روپا اور سونا
اور پیتل اور لوہے کے ظروف خداوند کے خزانہ مین

داخل کیے یسوع ۶- ۲۱ و ۲۲- انصاف تو یہ ہی کہ آپ
اس کتاب ہی کو پھونک دین سب کتب سے اپنے ہی
برعکس یہ کیسا نکل آیا؟ ہم الزام ان کو دیتے تھے قصور
اپنا نکل آیا- شرم شرم شرم- باقی دارد-

راقم- عبدالرحمن نومسلم از اٹاوہ-

## منشور محمدی مین مضامین کیسے ہونا چاہئے

(از جناب نواب مولوی بشیر الدین احمد خان صاحب
دام عنایتہ- حیدرآباد)

جناب مہتمم صاحب اخبار منشور محمدی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ- پرچہ نمبر ۸ و ۹ و ۱۰ و رسالہ
تقدیس الانبیا تا صفحہ (۴۰) دیکھکر طرز عبارت کی
نسبت جناب کو توجہ دلانا ضروری سمجھا گیا- مسائل
اور دلائل مین حق کا اثبات اور ناحق کا ابطال اصل
اصول ہی جسقدر وضاحت وصراحت اسمین کیجاے بہتر
ہے لیکن ایسے الفاظ جو مہذب اشخاص نہین سن سکتے
اور خود قائل کو انکی برداشت نہو اور اخلاق پر الزام
دینا وغیرہ لایق ترک کر دینے کے ہین شاید جہال کو مخالفانہ
مذہب اسلام کی نسبت ایسے الفاظ سنکر کچھ مسرت ہوتی
ہوگی لیکن جب مخالف یہی وہی الفاظ استعمال کرین تو
اسکا انجام بہت برا ہونا متصور ہے یعنے بجاے احقاق حق
کے برا کہنے اور برا سننے مین وقت ضایع ہوگا اور غالبا یہ
امر اس اخبار کی رواج اور رونق کے واسطے بھی مانع ہو
فی الحقیقت احقاق حق اور ابطال باطل سادہ الفاظ مین
زیادہ موثر ہو سکتا ہی بہ نسبت تشنیع کے- طرز بیان
اوس قسم کا جسمین مضامین کتب پر حوالہ دیکر بیان مدعای
خفرات محولہ مطلقا ترک کر دیا جاتا ہی عالمان کتب محولہ
اور تلاش وتفتیش کرنیوالون کیواسطے تو کچھ مفید ہو سکتا
ہی لیکن عموما ناظرین اخبار کو بیان مذکور سے کچھ فائدہ
نہین پہونچتا اخبار مین تو ایسی مضامین مشتہر ہونی اولی
ہونگی جو عام فہم اور بہ تفسیر مکمل ہون- ازروی بہی
خواہی خالص نیتی اپنے خیالات بیان کر دئے ہین امید کہ انکو
اعتراض کے درجہ مین نہ سمجھا جاے- والسلام خیر الکلام-

المرقوم ۲۲ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ

راقم الحروف- بشیر الدین احمد عفا اللہ عنہ-

**منشور محمدی** حضرات مضمون نگارون کے خدمت مین
التماس ہے کہ آیندہ سے امور مذکورہ کا پورا لحاظ رکھین اور جناب
مولوی صاحب سے امید ہے کہ منشور محمدی مین جب کبھی آپ اس قسم
کی کوئی بات دیکھین تو بہ نشان صفحہ وسطر ہمین مطلع کرین
فقط- مہتمم-

## فریاد مسلمین

ہر کس از دست دیگرے نالد؛ سعدی از دست خویش در فریاد

قوم کے حال زار کی تصویر- اسلام کے جزر ومد کا دلگیر منظر- فرقہ
سازونکی نفاق تعلیم کا آئینہ- مسلمانون کی مذہبی خانہ جنگیون
کا افسوسناک نقشہ- علمای دین کے دل آزار مباحثون کے نتایج
اسلامی فرقون کی دلچسپ تاریخ- اعجاز قرآن کا ثبوت- تعلیم
نبوی کا مغز- مدعا- نفاق کی مضرتین- اتفاق کی خوبیان
اگر دیکھنا چاہو تو یہ کتاب دیکھو جو بے تعصب مورخانہ دلچسپ
صاف وشستہ اردو زبان مین لکھی گئی ہی- آجتک ان خیالات
کی کوئی کتاب ہندوستان مین تصنیف نہین ہوی- قوم کے ہمدرد

مطبع بحر الاسلام معسکر نیلگوریین باہتمام محمد شریف چھپا-